سلسلۂ اَربعینات

چالیس اَحادیثِ مبارکہ

خیرُ الکَلَام فِي الجُمُعَةِ سَیِّدِ الأَیَّامِ

فضائلِ جمعۃ المبارک

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

سلسلۂ اربعینات

چالیس احادیثِ مبارکہ

خَیرُ الکَلَام
فِي
الجُمُعَۃِ سَیِّدِ الأَیَّام

﴿فضائلِ جمعۃ المبارک﴾

تألیف

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن، لاہور، فون :3516 8514، 111-140-140 (42-92+)

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 37237695 (42-92+)

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : خَيْرُ الْكَلَامِ فِي الْجُمُعَةِ سَيِّدِ الْأَيَّامِ

﴿فضائلِ جمعۃ المبارک﴾

تالیف : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونینِ ترجمہ و تخریج : محمد علی قادری، محمد حامد الازہری

اِہتمامِ اِشاعت : فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع : منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعت نمبر 1 : جولائی 2012ء

تعداد : 1,200

قیمت : -/30 روپے

✿ ✿ ✿

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs و DVDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی ۔۱) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل وایم ۴/ ۰۷-۹-۳۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۱۱۴۴۱-۲۴۴-۶۷ این ۔۱/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں وکشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۶۱-۸۰/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام تعلیمی اِداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

حرفِ آغاز

اسلام میں جمعۃ المبارک کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ یہ وہ یوم سعید ہے جسے ہفتہ کے بقیہ ایام پر فضیلت عطا کی گئی ہے۔ یہ دن امت مسلمہ کو بطور خاص عطا کیا گیا ہے۔ اس دن کی فضیلت کے متعدد اسباب ہیں جو کتبِ احادیث و فضائل میں منقول ہیں۔ اس دن کی فضیلت کے اہم ترین اسباب میں سے ایک یہ ہے کہ اس روز حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق عمل میں آئی۔ لہٰذا یہ تخلیق انسانی کا روزِ اوّل ہے۔ حدیث مبارکہ میں اس دن کو عید سے تعبیر کیا گیا ہے۔ سننِ ترمذی کی روایت کے مطابق حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آیتِ تکمیل دین کے نزول کے حوالے سے ایک یہودی کو جواب دیتے ہوئے فرمایا: بے شک یہ آیت دو عیدوں یعنی جمعہ اور عرفہ کے دن نازل ہوئی۔

اسلام کا نظامِ عبادات انفرادی اور اجتماعی ہر دو سطح پر رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ ایک مسلمان انسان اسلامی عبادات سے نہ صرف انفرادی سطح پر متمتع ہوتا ہے بلکہ اجتماعی سطح پر بھی اس کے فیوض وبرکات سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ جمعۃ المبارک اس نظام عبادات کا ایک اہم ترین جزو ہے اور اسلام کے تصور اجتماعیت کا مظہر ہے۔ اس دن تمامِ اہل اسلام حکم خداوندی - ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

تَعْلَمُوْنَo﴾ ''اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن (جمعہ کی) نماز کے لیے اذان دی جائے تو فوراً اللہ کے ذکر (یعنی خطبہ و نماز) کی طرف تیزی سے چل پڑو اور خرید و فروخت (یعنی کاروبار) چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہوo'' - پر لبیک کہتے ہوئے اپنے اپنے علاقے کی جامع مسجد میں اکٹھے ہوتے ہیں اور اپنی ملی اور اسلامی وحدت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

اسلام کی دیگر عبادات کی طرح جمعۃ المبارک کی نماز میں خاص طور پر مسلمانوں کے اتحاد و یک جہتی اور اخوت و مساوات کا اظہار ہوتا ہے۔ ہر شہ وگدا اپنے خالق و مالک حقیقی کے سامنے سجدہ ریز ہو کر اظہار بندگی کرتا نظر آتا ہے۔ حکیم الامت علامہ محمد اقبال اس کیفیت کی منظر کشی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

اس مبارک دن کا مقصود محض اجتماعی عبادت ہی نہیں بلکہ امت میں وحدتِ افکار پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی و روحانی اور فکری و نظریاتی تربیت بھی ہے۔ اس ہفتہ وار اجتماع کا مقصد مسلمانوں کا ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہونا بھی ہے۔

مجد دِ رواں صدی، محدثِ عصر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی خدمت اسلام کے پہلوؤں میں سے ایک نمایاں پہلو خدمت حدیث کا ہے۔ زیرِ نظر اَربعین

آپ کے زیر تألیف عظیم مجموعہ احادیث جامع السنۃ کے ایک باب میں سے منتخب کی گئی ہے تاکہ یہ اہم ترین موضوع سلسلہ اَربعینات میں بھی شامل ہو سکے اور ہر خاص و عام کے لیے ان احادیث سے استفادہ ممکن ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جمعۃ المبارک کی برکتوں سے بہرہ یاب فرمائے اور قرآن وسنت کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

(محمد فاروق رانا)

ڈپٹی ڈائریکٹر، فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ

۹ جولائی ۲۰۱۲ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

☆ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَo فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَo

(الجمعة، ٦٢: ٩-١٠)

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن (جمعہ کی) نماز کے لیے اذان دی جائے تو فوراً اللہ کے ذکر (یعنی خطبہ و نماز) کی طرف تیزی سے چل پڑو اور خرید و فروخت (یعنی کاروبار) چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہوo پھر جب نماز ادا ہو چکے تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور (پھر) اللہ کا فضل (یعنی رِزق) تلاش کرنے لگو اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو تاکہ تم فلاح پاؤo

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، ثُمَّ هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ، فَهَدَانَا اللّٰهُ فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ، الْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ہم (دنیا میں) آخری ہیں اور روزِ قیامت سب سے پہلے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم سے پہلے لوگوں کو بھی کتاب دی گئی۔ پھر یہی روز (جمعہ) ہے جو ان پر فرض کیا گیا لیکن انہوں نے اس میں اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے ہماری رہنمائی فرمائی (یعنی ہمیں یہ دن عطا فرما دیا)۔ اس بارے میں لوگ ہمارے پیروکار

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب فرض الجمعة، ١/٢٩٩، الرقم: ٨٣٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الجمعة، باب هداية هذه الأمة ليوم الجمعة، ٢/٥٨٥، الرقم: ٨٥٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣١٢، الرقم: ٨١٠٠، والنسائي في السنن، كتاب الجمعة، باب إيجاب الجمعة، ٣/٨٥، الرقم: ١٣٦٧۔

ہیں کیونکہ یہود کل (ہفتہ) اور نصاریٰ پرسوں (اتوار) کی طرف چلے گئے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ. وَأَشَارَ بِيَدِهٖ يُقَلِّلُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے روز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اس میں ایک ساعت ہے جو مسلمان بندہ اسے اس حالت میں پائے کہ وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگے گا اسے وہی عطا فرمائے گا۔ اور آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ وہ قلیل وقت ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب الساعة التي في يوم الجمعة، ۳۱۶/۱، الرقم: ۸۹۳، ومسلم في الصحيح، كتاب الجمعة، باب في الساعة التي في يوم الجمعة، ۵۸۳/۲، الرقم: ۸۵۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴۸۵/۲، الرقم: ۱۰۳۰۷، والترمذي في السنن، أبواب الوتر، باب ما جاء في الساعة التي ترجى في يوم الجمعة، ۳۶۲/۲، الرقم: ۴۹۱۔

٣. عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلٰى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت ابو بُردہ کہتے ہیں: مجھ سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم نے اپنے والد گرامی سے جمعہ (کے روز قبولیتِ دعا) کی ساعت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث سنی ہے؟ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: جی ہاں! میں نے اپنے والد گرامی سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: وہ ساعت امام کے

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجمعة، باب في الساعة التي في يوم الجمعة، ٢/٥٨٤، الرقم: ٨٥٣، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الإجابة أية ساعة هي في يوم الجمعة، ١/٢٧٦، الرقم: ١٠٤٩، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٢٠، الرقم: ١٧٣٩، والروياني في المسند، ١/ ٣٢٦، الرقم: ٤٩٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٢٥٠، الرقم: ٥٧٩٥۔

(خطبہ کے لیے) بیٹھنے سے لے کر نماز پڑھی جانے تک ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيْهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ أُخْرِجَ مِنْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے، (کیوں کہ) اسی دن حضرت آدم ﷺ پیدا کئے گئے اور اسی دن حضرت آدم ﷺ جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن وہ جنت سے (زمین پر) اُتارے گئے۔

اس حدیث کو امام مسلم، احمد، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجمعة، باب فضل يوم الجمعة، ٢/٥٨٥، الرقم: ٨٥٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥١٢، الرقم: ١٠٦٥٣، والترمذي في السنن، أبواب الوتر، باب ما جاء في فضل يوم الجمعة، ٢/٣٥٩، الرقم: ٣٨٨، والنسائي في السنن، كتاب الجمعة، باب ذكر فضل يوم الجمعة، ٣/٨٩، الرقم: ١٣٧٣۔

٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اَلْيَوْمُ الْمَوْعُودُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَالْيَوْمُ الْمَشْهُودُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى يَوْمٍ أَفْضَلَ مِنْهُ، فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللهَ بِخَيْرٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللهُ لَهُ، وَلَا يَسْتَعِيذُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَعَاذَهُ اللهُ مِنْهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’یوم موعود‘‘ قیامت کا دن ہے، ’’یوم مشہود‘‘ عرفہ کا دن ہے اور ’’شاہد‘‘ جمعہ کا دن ہے۔ سورج اس سے اچھے دن پر طلوع اور غروب نہیں ہوا۔ اس میں ایک ایسی ساعت ہے جس میں مومن آدمی اللہ تعالیٰ سے جس خیر کی بھی دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے اور وہ جس چیز سے بھی پناہ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پناہ دیتا ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة البروج، ٥/٤٣٦، الرقم: ٣٣٣٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/١٨، الرقم: ١٠٨٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/١٧٠، الرقم: ٥٣٥٣۔

٦. عَنْ أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رضي الله عنه قَالَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: سَيِّدُ الْأَيَّامِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَأَعْظَمُهَا عِنْدَهُ، وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ يَوْمِ الْفِطْرِ وَ يَوْمِ الْأَضْحٰى وَ فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ: خَلَقَ اللهُ فِيْهِ آدَمَ، وَأَهْبَطَ اللهُ فِيْهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ، وَفِيْهِ تَوَفَّى اللهُ آدَمَ، وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ الْعَبْدُ فِيْهَا شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَإِيَّاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا، وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ. مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ إِلَّا وَهُنَّ يُشْفِقْنَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

حضرت ابولبابہ بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کا دن تمام دِنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب دِنوں سے زیادہ عظمت والا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عیدقربان اور عید الفطر کے دن سے بھی عظیم ہے۔ اس

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٣٠، الرقم: ١٥٥٨٧، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب في فضل الجمعة، ١/٣٤٤، الرقم: ١٠٨٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/٤٧٧، الرقم: ٥٥١٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/٣٣، الرقم: ٤٥١١۔

کی پانچ خوبیاں ہیں: اسی (دن) میں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، اسی (دن) میں آدم علیہ السلام کو زمین پر اُتارا اور اسی (دن) میں آدم علیہ السلام کو وفات دی، اس میں ایک ایسا وقت ہے جس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بھی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا کرتا ہے، بشرطیکہ وہ حرام کا سوال نہ کرے اور اسی روز قیامت برپا ہوگی۔ ہر مقرب فرشتہ، آسمان، زمین، ہوا، پہاڑ اور سمندر جمعہ کے دن سے خوف محسوس کرتے ہیں۔

اِس حدیث کو امام احمد نے اور ابن ماجہ نے سندِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۷. عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِکُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيْهِ قُبِضَ، وَفِيْهِ النَّفْخَةُوَفِيْهِ

۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٨، الرقم: ١٦٢٠٧، وأبو داود في السنن، کتاب الصلاة، باب فضل يوم الجمعة وليلة الجمعة، ١/٢٧٥، الرقم: ١٠٤٧، والنسائي في السنن، کتاب الجمعة، باب بإکثار الصلاة على النبي صلی الله عليه وآله وسلم يوم الجمعة، ٣/٩١، الرقم: ١٣٧٤، وابن ماجه في السنن، کتاب إقامة الصلاة، باب في فضل الجمعة، ١/٣٤٥، الرقم: ١٠٨٥، والدارمي في السنن، ١/٤٤٥، الرقم: ١٥٧٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ــــ

الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَكَيْفَ تُعْرَضُ عَلَيْكَ صَلَاتُنَا وَقَدْ أَرِمْتَ يَعْنِي وَقَدْ بَلِيْتَ. قَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ.

وفي رواية: فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَامَنَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ. وَقَالَ الْوَادِيَاشِيُّ: صَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ. وَقَالَ الْعَجْلُوْنِيُّ: رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: تَفَرَّدَ بِهِ أَبُوْ دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ النَّوَوِيُّ فِي الْأَذْكَارِ.

حضرت اَوس بن اَوس ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

٢/٢٥٣، الرقم: ٨٦٩٧، والبزار في المسند، ٨/٤١١، الرقم: ٣٤٨٥، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١١٨، الرقم: ١٧٣٣، ١٧٣٤، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٩٠، الرقم: ٩١٠، والحاكم في المستدرك، ١/٤١٣، الرقم: ١٠٢٩۔

بیشک تمہارے دنوں میں سے جمعہ کا دن سب سے بہتر ہے۔ اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اور اسی دن انہوں نے وفات پائی اور اسی دن صور پھونکا جائے گا، اور اسی دن سخت آواز ظاہر ہو گی۔ سو اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ کو کیسے پیش کیا جائے گا؟ جبکہ آپ کا جسدِ مبارک خاک میں مل چکا ہو گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے زمین پر انبیائے کرام کے جسموں کو (کھانا) حرام کر دیا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ بزرگ و برتر نے زمین پر حرام قرار دیا ہے کہ وہ ہمارے جسموں کو کھائے۔

اس حدیث کو امام احمد، ابو داود، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، ابن ابی شیبہ، بزار، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے اور امام وادیاشی نے فرمایا: اسے امام ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے اور امام عسقلانی نے فرمایا: اسے امام ابن خزیمہ نے صحیح قرار دیا ہے اور امام عجلونی نے فرمایا: اسے امام بیہقی نے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اور حافظ ابن کثیر نے کہا ہے: اسے امام ابو داؤد نے منفرد روایت کہا ہے اور امام نووی نے الاذکار میں صحیح قرار دیا ہے۔

٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ لِأَيِّ شَيْءٍ سُمِّيَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: لِأَنَّ فِيهَا طُبِعَتْ طِينَةُ أَبِيكَ آدَمَ وَفِيهَا الصَّعْقَةُ وَالْبَعْثَةُ وَفِيهَا الْبَطْشَةُ وَفِي آخِرِ ثَلَاثِ سَاعَاتٍ مِنْهَا سَاعَةٌ، مَنْ دَعَا اللّٰهَ ﷻ فِيهَا اسْتُجِيبَ لَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا: جمعہ کے دن کو یہ نام کس شے کی وجہ سے دیا گیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیونکہ اس دن تمہارے باپ حضرت آدم ؑ کا خمیر تیار کیا گیا، اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن لوگوں کو قبروں سے اٹھایا جائے گا اور اسی دن حساب کتاب ہو گا اور اس کی آخری تین گھڑیوں میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں جوکوئی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: الْتَمِسُوا

٨: أخرجه أحمد في المسند، ٢/٣١١، الرقم:٨٠٨٨، وذكره التبريزي في مشكاة المصابيح، ١/٤٣١، الرقم: ١٣٦٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٨٤، ١٠٥١۔

٩: أخرجه الترمذي في الصحيح، كتاب الجمعة، باب في الساعة ــ

السَّاعَةَ الَّتِي تُرْجٰی فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلٰى غَيْبُوبَةِ الشَّمْسِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ساعت کو تلاش کرو جس کے بارے میں امید ہے کہ وہ جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد سے لے کر غروب آفتاب کے درمیان ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ: قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ [المائدة، ٥: ٣] وَعِنْدَهُ يَهُودِيٌّ، فَقَالَ: لَوْ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ عَلَيْنَا

.... التي ترجی في يوم الجمعة، ٢/٣٦٠، الرقم: ٤٨٩، وذكره التبريزي في مشكاة المصابيح، ١/٤٢٩، الرقم: ١٣٦٠۔

١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة المائدة، ٥/٢٥٠، الرقم: ٣٠٤٤، والطيالسي في المسند، ١/٣٥٣، الرقم: ٢٧٠٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/١٨٤، الرقم: ١٢٨٣٥، والطحاوي في شرح مشكل الآثار، ٦/٣٠٨۔

لَاتَّخَذْنَا يَوْمَهَا عِيدًا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَإِنَّهَا نَزَلَتْ فِي يَوْمِ عِيدَيْنِ، فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ وَيَوْمِ عَرَفَةَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّيَالِسِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ.

حضرت عمار بن ابی عمار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت مبارکہ ﴿آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو (بطور) دین (یعنی مکمل نظام حیات کی حیثیت سے) پسند کر لیا۔﴾ پڑھی تو پاس ہی (کھڑا) ایک یہودی کہنے لگا کہ اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس کے نزول کا دن عید کے طور پر مناتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بے شک یہ آیت دو عیدوں یعنی جمعہ اور عرفہ کے دن نازل ہوئی۔

اس حدیث کو امام ترمذی، طیالسی، طبرانی اور طحاوی نے روایت کی ہے۔

١١. عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْجُمُعَةُ حَقٌّ

١١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الجمعة للمملوك والمرأة، ١/٢٨٠، الرقم: ١٠٦٧، والحاكم في المستدرك، ١/٤٢٥، الرقم: ١٠٦٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/١٧٢، الرقم: ٥٣٦٨، وأيضا في معرفة السنن والآثار، ٢/٤٧١، الرقم: ١٦٧٨۔

وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا أَرْبَعَةً: عَبْدٌ مَمْلُوكٌ أَوِ امْرَأَةٌ أَوْ صَبِيٌّ أَوْ مَرِيضٌ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نمازِ جمعہ ادا کرنا ہر مسلمان پر ضروری حق ہے ماسوائے چار کے: مملوک غلام، عورت، بچہ اور بیمار۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو داؤد، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٢. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: وَاعْلَمُوا أَنَّ اللهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْكُمُ الْجُمُعَةَ فِي مَقَامِي هٰذَا، فِي يَوْمِي هٰذَا فِي شَهْرِي هٰذَا مِنْ عَامِي هٰذَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَمَنْ تَرَكَهَا فِي حَيَاتِي أَوْ بَعْدِي وَلَهُ إِمَامٌ عَادِلٌ أَوْ جَائِرٌ اسْتِخْفَافًا بِهَا أَوْ جُحُودًا لَهَا، فَلَا جَمَعَ اللهُ لَهُ شَمْلَهُ وَلَا بَارَكَ لَهُ فِي أَمْرِهِ. أَلَا وَلَا صَلَاةَ لَهُ وَلَا زَكَاةَ لَهُ وَلَا حَجَّ لَهُ وَلَا صَوْمَ لَهُ وَلَا بِرَّ لَهُ حَتَّى يَتُوبَ،

١٢: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب في فرض الجمعة، ١/٣٤٣، الرقم: ١٠٨١، وأبو يعلى في المسند، ٣/ ٣٨٢، الرقم: ١٨٥٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٦٤، الرقم: ١٢٦١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/١٧١، الرقم: ٥٣٥٩۔

فَمَنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا، پس فرمایا: اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر جمعہ اس مقام، اس دن، اس مہینہ میں فرض کیا ہے اور اس سال سے تا قیامت فرض ہے۔ جس نے اسے میری زندگی میں یا میرے بعد چھوڑا حالانکہ اس کے لیے امام موجود ہو- چاہے وہ منصف ہو یا ظالم- اسے حقیر جانتے ہوئے یا اس کا انکار کرتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرے اور اس کے کام میں برکت نہ کرے۔ خبردار! نہ تو اس کی نماز ہے، نہ زکوٰۃ، نہ حج، نہ روزہ اور نہ کوئی نیکی، حتیٰ کہ وہ توبہ کرے۔ پس جو توبہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابو یعلیٰ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٣. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا مَرِيْضٌ أَوْ مُسَافِرٌ أَوِ امْرَأَةٌ أَوْ صَبِيٌّ أَوْ مَمْلُوْكٌ، فَمَنِ اسْتَغْنٰى بِلَهْوٍ أَوْ تِجَارَةٍ اسْتَغْنَى اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

١٣: أخرجه الدارقطني في السنن، ١/٢٨٣، الرقم: ١٥٦٠۔

حضرت جابر ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اس پر جمعہ کے دن نماز جمعہ فرض ہے سوائے بیمار، مسافر، عورت، بچے اور مملوک غلام کے۔ جو کھیل یا تجارت میں مشغول رہنے کی وجہ سے نماز جمعہ سے بے نیاز رہا تو اللہ تعالیٰ کو بھی اس کی ضرورت نہیں اور اللہ تعالیٰ غنی اور لائق تعریف ہے۔

اِس حدیث کو امام دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

١٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَا: أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ عَلٰى أَعْوَادِ مِنْبَرِهِ: لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ، ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ.

رَوَاهُ مُسلِمٌ وَأَحْمَدُ.

حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ان

١٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجمعة، باب التغليظ في ترك الجمعة ٢/٥٩١، الرقم: ٨٦٥ (٤٠)، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٣٩، الرقم: ٢١٣٢، والنسائي في السنن، كتاب الجمعة، باب التشديد في التخلف عن الجمعة، ٣/٨٨، الرقم: ١٣٧٠، وابن ماجه في السنن، كتاب المساجد والجماعات باب التغليظ في التخلف عن الجماعة، ١/٢٦٠، الرقم: ٧٩٤۔

دونوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو منبر کی سیڑھیوں پر یہ فرماتے ہوئے سنا: جمعہ چھوڑنے سے لوگ باز آ جائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

١٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوتَهُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

حضرت عبد اللہ (بن مسعود) ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جمعہ میں حاضر نہ ہونے والوں کے بارے میں فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ کسی شخص کو جماعت کرانے کا حکم دوں، پھر ان لوگوں کے گھروں میں آگ لگا دوں جو نمازِ جمعہ

١٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد في التخلف عنها، ١/٤٥٢، الرقم: ٦٥٢ (٢٥٤)، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٠٢، الرقم: ٣٨١٦، وأبو يعلى في المسند، ٩/٢٢٨، الرقم: ٥٣٣٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/٤٨٠، الرقم: ٥٥٣٩، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٧٤، الرقم: ١٨٥٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/١٧٢، الرقم: ٥٣٦٥۔

کے لئے نہیں آتے۔

اس حدیث کو امام مسلم، احمد، ابو یعلی، ابن ابی شیبہ، ابن خزیمہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٦. عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ طَبَعَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى قَلْبِهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت ابو الجعد ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے- اور وہ صحابی تھے- کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بغیر عذر کے کاہلی کے باعث تین جمعہ ترک کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

اس حدیث کو امام احمد، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٦: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٤٢٤، الرقم: ١٥٥٣٧، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب التشديد في ترك الجمعة، ١/٢٧٧، الرقم: ١٠٥٢، والنسائي في السنن، كتاب الجمعة، باب التشديد في التخلف عن الجمعة، ٣/٨٨، الرقم: ١٣٦٩، والحاكم فی المستدرك، ١/٤١٥، الرقم: ١٠٣٤، وابن الجارود فی المنتقی، ١/٨١، الرقم: ٢٨٨۔

١٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ كُتِبَ مُنَافِقًا فِي كِتَابٍ لَا يُمْحٰى وَلَا يُبَدَّلُ. وَفِي بَعْضِ الْحَدِيثِ ثَـلَا ثًا. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی ضروری وجہ کے بغیر جمعہ ترک کیا اسے کتاب میں منافق لکھا جائے گا جسے نہ مٹایا جا سکتا ہے اور نہ تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ اور کسی حدیث میں (مسلسل) تین بار (جمعہ ترک کرنے کا) بھی (فرمایا) ہے۔ اس حدیث کو امام شافعی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ

١٧: أخرجه الشافعي في المسند، ١/٧٠، والبيهقي في معرفة السنن والآثار، ٢/٥٢٧، الرقم: ١٨٠٩۔

١٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب وقت الجمعة إذا زالت الشمس ١/٣٠٧، الرقم: ٨٦٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/١٥٠، الرقم: ١٢٥٣٧، والترمذي فى السنن، كتاب الجمعة، باب ما جاء فى وقت الجمعة، ٢/٣٧٧، الرقم: ٥٠٣، والطيالسي في المسند، ١/٢٨٥، الرقم: ٢١٣٩، وابن الجارود فى المنتقى، ١/٨١، الرقم: ٣٨٩، والبيهقي في السنن الكبرى ٣/١٩٠، الرقم: ٥٤٦٠۔

حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت انس بن مالک ﷛ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اُس وقت نماز جمعہ پڑھا کرتے جب سورج ڈھل جاتا۔

اس حدیث کو امام بخاری، احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١٩. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷛ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلَاةِ وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت انس بن مالک ﷛ بیان فرماتے ہیں کہ جب سخت سردی ہوتی تو حضور نبی اکرم ﷺ نماز جمعہ جلد پڑھ لیتے اور جب سخت گرمی ہوتی تو نماز جمعہ ٹھنڈی کر کے پڑھتے۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٢٠. عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ﷛ يَقُولُ: إِنَّ الْأَذَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

١٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب إذا اشتد الحر يوم الجمعة، ١/٣٠٧، الرقم: ٨٦٤، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٧٠، الرقم: ١٨٤٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/١٩١، الرقم: ٥٤٦٩۔

٢٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب التأذين عند —

كَانَ أَوَّلُهُ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رضي الله عنهما، فَلَمَّا كَانَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه وَكَثُرُوا، أَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْأَذَانِ الثَّالِثِ، فَأُذِّنَ بِهِ عَلَى الزَّوْرَاءِ، فَثَبَتَ الْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے عہد میں جمعہ کے روز کی پہلی اذان وہی ہوتی جس وقت امام جمعہ کے روز منبر پر بیٹھتا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں لوگ بڑھ گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے روز تیسری اذان کہنے کا حکم فرمایا۔ پس وہ زوراء کے مقام پر کہی جاتی تھی اور یہی معمول قرار پایا۔

اِس حدیث کو امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

——— السنن، كتاب الجمعة، باب الأذان للجمعة الخطبة، ١/٣١٠، الرقم: ٨٧٤، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب النداء يوم الجمعة، ١/٢٨٥، الرقم: ١٠٨٧، والنسائي في ٣/١٠٠، الرقم: ١٣٩٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٧/١٤٧، الرقم: ٦٦٤٨، والبيهقي في السنن الكبير، ٣/٢٠٥، الرقم: ٥٥٣٥۔

ما هو الأذان الثالث؟

قال العيني: إنما سمي ثالثا باعتبار كونه مزيدا، لأن الأول هو الأذان عند جلوس الإمام على المنبر، والثاني هو الإقامة للصلاة عند نزوله، والثالث عند دخول وقت الظهر. فإن قلت: هو الأول لأنه مقدم عليهما. قلت: نعم، هو أول في الوجود، ولكنهٗ ثالث باعتبار شرعيته باجتهاد عثمان وموافقة سائر الصحابة به بالسكوت وعدم الإنكار، فصار إجماعا سكوتيا، وإنما أطلق الأذان على الإقامة لأنها إعلام كالأذان، ومنه قوله: "بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ" ويعنى به بين الأذان والإقامة، وإنما أولناه هٰكذا حتى لا يلزم أن يكون الأذان ثلاثا، ولم يكن كذلك ولا يلزم أيضا أن يكون في الزمن الأول أذانان، ولم يكن إلا أذان واحد، فالأذان الثالث الذي زاده عثمان هو الأول اليوم، فيكون الأول هو الأذان الذي كان في زمن النبي ﷺ وزمن أبي بكر وعمر رضي الله عنهما عند الجلوس على المنبر، والثاني هو الإقامة، والثالث الأذان الذي زاده عثمان، فأذن به على الزوراء.(١)

تیسری اذان سے کیا مراد ہے؟

امام عینی فرماتے ہیں: اس کو تیسری اذان زیادہ ہونے کی نسبت سے کہا گیا ہے،

(١) العيني، عمدة القاري شرح صحيح البخاري، ٦/٢١١۔

کیونکہ پہلی اذان امام کے منبر پر بیٹھنے کے وقت ہے اور دوسری اس کے منبر سے اترنے کے وقت اقامتِ نماز کے لئے ہے اور تیسری ظہر کا وقت داخل ہونے کے وقت ہے۔ اور اگر آپ کہیں کہ یہ تو پہلی اذان ہے کیونکہ یہ باقی دونوں اذانوں سے پہلے ہے، تو میرا جواب یہ ہے کہ ہاں یہ باعتبارِ وجود اول ہے مگر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اجتہاد اور جمیع صحابہ کرام کی اس سے سکوت کے ساتھ موافقت اورعدم انکار کی وجہ سے اپنی شرعی حیثیت کے اعتبار سے تیسری ہے۔ پس یہ اجماع سکوتی ٹھہرا۔ اور اقامت پر اذان کا اطلاق اس وجہ سے کیا گیا ہے کیونکہ یہ اذان کی طرح اعلان ہے اور یہ فرمان رسول ﷺ اسی قبیل سے ہے کہ ''ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے اس کے لئے جو چاہے۔'' اس سے آپ ﷺ کی مراد اذان اور اقامت کے درمیانی وقت ہے۔ اور ہم نے اس کی یہ تاویل اس لئے کی ہے کہ اذان تین بار لازم نہ آئے۔ اور ایسا نہیں تھا اور لازم نہیں آتا کہ پہلے زمانہ میں دو اذانیں ہوں اور اس وقت بھی ایک ہی اذان تھی۔ پس تیسری اذان۔ جس کا اضافہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ وہ آج کے دور میں پہلی اذان ہے۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے عہد میں منبر پر بیٹھتے وقت کہی گئی اذان پہلی اذان ہے اور دوسری اذان اقامت ہے اور تیسری اذان وہ ہے جسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے زیادہ کیا اور زوراء کے مقام پر دی گئی۔

قال ابن رجب في فتح الباري: (فثبت الأمر على ذلك) يدل على أن هذا من حين حدده عثمان استمر، ولم يترك بعده. وهذا يدل على أن علياً أقر عليه، ولم يبطله، فقد اجتمع على فعله خليفتان من

الخلفاء الراشدين ﷺ.(۱)

علامہ ابن رجب فتح الباری میں کہتے ہیں: ’پس تیسری اذان کا یہ معمول اسی طرح قائم رہا‘ یہ قول اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ عمل اس وقت سے جاری ہے جب سے حضرت عثمان غنی ﷺ نے اسے شروع فرمایا تھا اور حضرت علی ﷺ نے بھی اس عمل کو برقرار رکھا اور اسے باطل قرار نہ دیا۔ پس آپ ﷺ کے اس عمل پر خلفائے راشدین میں سے دو خلفاء متفق ہوئے۔

ما هي الزَّوْرَاءُ؟

قال العيني: وقد فسرها البخاري بقوله: موضع بالسوق بالمدينة. وقال ابن بطال: هو حجر كبير عند باب المسجد. قال أبو عبيد: هي ممدودة ومتصلة بالمدينة وبها كان مال أحيحة بن الجلاح، وهي التي عنيت بقوله:

إني مقيم على الزوراء أعمرها
إن الكريم على الإخوان ذو المال

وقال أبو عبد الله الحموي: هي قرب الجامع مرتفعة كالمنارة، ويفرق بينها وبين أرض أحيحة، وفي فتاوى ابن يعقوب الخاصي: هي

(۱) ابن رجب الحنبلي، فتح الباری، ٥/٤٦٢۔

المأذنة وفيه نظر، ولم يكن في زمن النبيﷺ مأذنة التي يقال لها المنارة، نعم كل موضع مرتفع عال يشبه بالمنارة وعند ابن ماجه وابن خزيمة بلفظ زاد النداء الثالث على دار في السوق، يقال لها الزوراء. وعند الطبراني: فأمر بالنداء الأول على دار له يقال لها الزوراء.[1]

زوراء کون سا مقام ہے؟

امام عینی فرماتے ہیں: امام بخاری نے اس کی تفسیر اپنے اس قول سے کی ہے: یہ مدینہ طیبہ کے ایک بازار میں ایک جگہ کا نام ہے۔ اور ابن بطال کہتے ہیں: یہ مسجد نبوی کے دروازے کے قریب ایک بڑا پتھر ہے۔ ابوعبید کہتے ہیں: یہ جگہ پھیلی ہوئی ہے اور مدینہ منورہ سے متصل ہے۔ اس جگہ أحيحه بن الجلاح کا مال تھا اور یہ وہی جگہ ہے جو اس کے اس شعر میں مراد ہے:

میں زوراء کے علاقے میں مقیم ہو کر اس کو آباد کرتا ہوں
بے شک بھائیوں پر سخاوت کرنے والا صاحبِ مال ہے

اور ابوعبداللہ الحموی کہتے ہیں: یہ مسجد نبوی کے قریب مینار کی طرح بلند مقام ہے اور وہ اس کے اور أحيحه کی زمین کے درمیان فرق کرتے ہیں۔ اور فتاوی ابن یعقوب الخاصی میں ہے کہ یہ اذان دینے کی جگہ ہے اور یہ محل نظر ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ کے عہد میں اذان دینے کے لئے کوئی ایسا مقام نہیں تھا جسے مینار کہا جائے۔ ہاں ہر اونچا اور بلند

(١) العيني، عمدة القاری، ٦/ ٢١٢

مقام مینار کے مشابہ ہوتا ہے۔ اور ابن ماجہ اور ابن خزیمہ کے یہ الفاظ ہیں: آپ ﷺ نے بازار میں جسے زوراء کہا جاتا ہے۔ ایک گھر پر تیسری اذان کا اضافہ فرمایا اور طبرانی کے یہ الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے ایک گھر جسے زوراء کہا جاتا ہے پر پہلی اذان دینے کا حکم فرمایا۔

۲۱. عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ ﷺ قَالَ: إِنَّ التَّأْذِینَ الثَّانِيَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمَرَ بِهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ﷺ حِینَ کَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ وَکَانَ التَّأْذِینُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ حِینَ یَجْلِسُ الإِمَامُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت سائب بن یزید ﷺ سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز دوسری اذان کہنے کا حکم حضرت عثمان ﷺ نے دیا جب کہ مسجد میں آنے والوں کی تعداد بڑھ گئی ورنہ جمعہ کے روز صرف اُس وقت اذان ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا تھا۔

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۲۲. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا جَاءَ

۲۱: أخرجه البخاري في الصحیح، کتاب الجمعة، باب الجلوس علی المنبر عند التأذین، ۱/۳۱۰، الرقم: ۸۷۳۔

۲۲: أخرجه البخاري في الصحیح، کتاب الجمعة، باب فضل الغسل یوم الجمعة، ۱/۲۹۹، الرقم: ۸۳۷، ومسلم في الصحیح، ــــ

أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز جمعہ کے لیے آئے تو اسے غسل کر لینا چاہیے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے

٢٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ

.... كتاب الجمعة، ٢/٥٧٩، الرقم: ٨٤٤، والترمذي في السنن، كتاب الجمعة، باب ما جاء في الاغتسال يوم الجمعة، ٢/٣٦٤، الرقم: ٤٩٢، والنسائي في السنن، كتاب الجمعة، باب الأمر بالغسل يوم الجمعة، ٣/٩٣، الرقم: ١٣٧٦، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الغسل يوم الجمعة، ١/٣٤٦، الرقم:١٠٨٨۔

٢٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجمعة، باب فضل من استمع وأنصت في الخطبة، ٢/٥٨٨، الرقم: ٨٥٧، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب فضل الجمعة، ١/٢٧٦، الرقم: ١٠٥٠، والترمذي في السنن ،كتاب الجمعة، باب ما جاء في الوضوء يوم الجمعة،٢/ ٣٧١، الرقم: ٤٩٨، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الرخصة في ذلك، ١/٣٤٦، الرقم: ١٠٩٠۔

فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَـلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا، پھر جمعہ پڑھنے آیا اور خاموشی کے ساتھ غور سے خطبہ سنا، اس کے اس جمعہ سے لے کر گزشتہ جمعہ تک اور تین دن زائد کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور جس شخص نے کنکریاں چھوئیں (یعنی توجہ سے خطبہ نہ سنا بلکہ کنکریوں سے کھیلتا رہا) اس نے لغو کام کیا۔

اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٤. عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ﷛ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ

٢٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب الدهن للجمعة، ٣٠١/١، الرقم: ٨٤٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٣٨/٥، الرقم: ٢٣٧٦١، وابن ماجه عن أبي ذر في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الزينة يوم الجمعة، ٣٤٩/١، الرقم: ١٠٩٧ـ

يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰی. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت سلمان فارسی ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو آدمی جمعہ کے روز غسل کرے اور حسبِ استطاعت طہارت کرے، تیل لگائے اور خوشبو لگائے، پھر اپنے گھر سے نمازِ جمعہ کے لیے نکلے اور (صفوں کی حالت میں پرسکون بیٹھے ہوئے) دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے، پھر نماز پڑھے جو اس پر فرض کی گئی ہے، پھر جب امام خطبہ دے تو خاموش رہے تو اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

اس حدیث کو امام بخاری، احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: تَقْعُدُ الْمَلَائِكَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى مَنَازِلِهِمْ، فَالنَّاسُ

٢٥: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الصّلاة، باب التبكير إلى الجمعة، ٣/٩٨، الرقم: ١٣٨٧، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٣٤١، وابن حبان في الصحيح، ٧/١١، الرقم: ٢٧٧٤، وأبو يعلیٰ في المسند، ١١/٣٨٥، الرقم: ٦٤٩٨۔

فِيهِ كَرَجُلٍ قَدَّمَ بَدَنَةً، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَقَرَةً، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ دَجَاجَةً، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ عُصْفُورًا، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَيْضَة

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

سیدنا ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتے جمعۃ المبارک کے دن مسجد کے دروازوں پر بیٹھتے ہیں اور لوگوں کو ان کے درجوں کے مطابق لکھتے ہیں، پس بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی شخص نے قربانی کے لیے مکہ مکرمہ میں اونٹ بھیجا، بعضے لوگ ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک گائے قربانی کے لیے بھیجی، اور بعضے ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک مرغی قربانی کے لیے بھیجی اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک چڑیا قربانی کے لیے ارسال کی اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک انڈا قربانی کے لیے بھیجا۔

اس حدیث کو امام نسائی، ابن خزیمہ، ابن حبان اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهٗ قَالَ: تُبْعَثُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَكْتُبُوْنَ مَجِيءَ النَّاسِ، فَإِذَا خَرَجَ الإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ وَرُفِعَتِ الأَقْلَامُ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: مَا حَبَسَ

فُـلَانًا؟ فَتَقُوْلُ الْمَـلَائِكَةُ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ ضَالًّا فَاهْدِهِ وَإِنْ كَانَ مَرِيْضًا فَاشْفِهِ وَإِنْ كَانَ عَائِـلًا فَأَغْنِهِ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ.(۱)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن فرشتوں کو مساجد کے دروازوں پر بھیج دیا جاتا ہے جو لوگوں کی آمد لکھتے رہتے ہیں۔ جب امام آ جاتا ہے تو رجسٹر بند کر کے قلم روک لیے جاتے ہیں۔ فرشتے ایک دوسرے سے کہتے ہیں: فلاں آدمی کو (جمعہ میں آنے سے) کس چیز نے روکا ہے؟ پھر فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ! اگر وہ گمراہ ہے تو اسے ہدایت دے، اگر وہ بیمار ہے تو اسے شفا دے اور اگر وہ تنگ دست ہے تو اسے دولت مند بنا دے۔

اس حدیث کو ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

٢٦. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ

(١) أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٣٤، الرقم: ١٧٧١.

٢٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب إذا رأى الإمام رجلا جاء وهو يخطب أمره أن يصلي ركعتين، ١/٣١٥، الرقم: ٨٨٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الجمعة، باب التحية والإمام يخطب، ٢/٥٩٦، الرقم: ٨٧٥، وأبوداود في السنن، كتاب الصلاة، باب إذا دخل الرجل والإمام يخطب، ١/٢٩١، ــ

يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: أَصَلَّيْتَ يَا فُـلَانُ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی آیا درآں نحالیکہ حضور نبی اکرم ﷺ جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! کیا تم نے نماز پڑھی؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھ لو۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٧. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ

...... الرقم: ١١١٦، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء فيمن دخل المسجد والإمام يخطب، ١/٣٥٣، الرقم: ١١١٤۔

٢٧: أخرجه البخاري في الصحيح كتاب الجمعة، باب الإنصات يوم الجمعة والإمام يخطب وإذا قال لصاحبه: أنصت فقد لغا، ١/٣١٦، الرقم: ٨٩٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الجمعة، باب في الإنصات يوم الجمعة فيالخطبة، ٢/٥٨٣، الرقم: ٨٥١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٧٢، الرقم: ٧٦٧٢، وأبوداود في السنن، كتاب الصلاة، باب الكلام والإمام يخطب، ١/٢٩٠، الرقم: ١١١٢، والنسائي في السنن، كتاب ــ

أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَقَدْ لَغَوْتَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم نے جمعہ کے دن دورانِ خطبہ اپنے ساتھی سے کہا ’’چپ ہو جاؤ تو تم نے لغو کام کیا۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٨. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا، يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

.... الجمعة، باب الإنصات للخطبة يوم الجمعة، ٣/١٠٤، الرقم: ١٤٠٢، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الاستماع للخطبة والإنصات لها، ١/٣٥٢، الرقم: ١١١٠۔

٢٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجمعة، باب ذكر الخطبتين قبل الصلاة وما فيهما من الجلسة، ٢/٥٨٩، الرقم: ٨٦٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٩٤، الرقم: ٢٠٩١٦، وأبو داود في السنن، كتاب باب الخطبة قائماً، ١/٢٨٦، الرقم: ١٠٩٤، والدارمي في السنن، ١/٤٤١، الرقم: ١٥٥٩، وابن ابي شيبة في المصنف، ١/٤٤٨، الرقم: ٥١٧٧۔

حضرت جابر بن سمرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ دو خطبے دیتے تھے اور ان کے درمیان آپ بیٹھتے۔ (خطبہ میں) آپ قرآن مجید پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت فرماتے۔

اس حدیث کو امام مسلم، احمد اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٢٩. عَنْ أَبِي رِفَاعَةَ ﷺ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِيْنِهِ، لَا يَدْرِي مَا دِيْنُهُ. قَالَ: فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ، فَأُتِيَ بِكُرْسِيٍّ حَسِبْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيدًا. قَالَ: فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ، ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَأَتَمَّ

٢٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجمعة، باب حديث التعليم في الخطبة، ٥٩٧/٢، الرقم: ٨٧٦، والنسائي في السنن، كتاب الزينة، باب الجلوس على الكرسى، ٢٢٠/٨، الرقم: ٥٣٧٧، والبخاري في الأدب المفرد، ٣٩٩/١، الرقم: ١١٦٤، وابن خزيمة في الصحيح، ١٥١/٣، الرقم: ١٨٠٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٥٩/٢، الرقم: ١٢٨٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢١٨/٣، الرقم: ٥٦٠٨۔

آخِرَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ.

حضرت ابو رفاعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا درآں حالیکہ آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ وہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک مسافر دین کے بارے میں سوال کرنے آیا ہے! اسے نہیں معلوم کہ دین کیا ہے! وہ کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ خطبہ چھوڑ کر میری طرف متوجہ ہوئے اور میرے پاس تشریف لائے، پھر ایک کرسی لائی گئی۔ میرا خیال ہے اس کرسی کے پائے لوہے کے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ پھر اس پر رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور جو کچھ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دین کا علم دیا تھا اس کی مجھے تعلیم دی اور پھر اپنا خطبہ پورا فرمایا۔

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور بخاری نے الأدب المفرد میں روایت کیا ہے۔

۳۰. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ كَانَ يَجْلِسُ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى يَفْرَغَ أُرَاهُ، قَالَ الْمُؤَذِّنُ: ثُمَّ يَقُومُ

۳۰: أخرجه ابو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الجلوس إذا صعد المنبر، ١/٢٨٦، الرقم: ١٠٩٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٢٠٥، الرقم: ٥٥٣٨۔

فَيَخْطُبُ ثُمَّ يَجْلِسُ فَلَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ دو خطبے دیا کرتے اور منبر پر جلوہ افروز ہوکر بیٹھے رہتے، یہاں تک کہ مؤذن فارغ ہو جاتا۔ بقول راوی: پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے، پھر بیٹھ جاتے اور کسی سے کلام نہ کرتے، پھر کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ دیتے۔

اس حدیث کو امام ابوداود اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا أُخْرٰى.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

٣١: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء فيمن أدرك من الجمعة ركعة، ١/٣٥٦، الرقم: ١١٢١، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٧٤، الرقم: ١٨٥١، والدارقطني فى السنن، ١/٢٧٨، الرقم: ١٥٩٣، والحاكم في المستدرك ، ١/٤٢٩، الرقم: ١٠٧٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٢٠٣، الرقم: ٥٥٢٦ ـ

حضرت ابوہریرہ ﷺ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو جمعہ کی ایک رکعت پا لے تو اس کے ساتھ دوسری رکعت ملا لے۔

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن خزیمہ، دارقطنی، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِذَا صَلَّيْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوا أَرْبَعًا. زَادَ عَمْرٌو فِي رِوَايَتِهِ قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ: قَالَ سُهَيْلٌ: فَإِنْ عَجِلَ بِكَ شَيْءٌ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَكْعَتَيْنِ إِذَا رَجَعْتَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم

٣٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة، ٢/٦٠٠، الرقم: ٨٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٩٩، الرقم: ١٠٤٩١، والترمذي في السنن، كتاب الجمعة، باب ما جاء في الصلاة، ٢/٤٠٠، الرقم: ٥٢٣، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الصلاة بعد الجمعة، ١/٢٩٤، الرقم: ١١٣١، والنسائي في السنن، كتاب الجمعة، باب عدد الصلاة بعد الجمعة في المسجد، ٣/١١٣، الرقم: ١٤٢٦، والدارمي في السنن، ١/٤٤٦، الرقم: ١٥٧٥۔

جمعہ کے بعد نماز پڑھو تو چار رکعت پڑھو۔ حضرت عمرو نے اپنی روایت میں اضافہ کیا ہے کہ ابن ادریس نے بیان کیا ہے کہ سہیل نے کہا ہے کہ اگر تمہیں جلدی ہو تو دو رکعت مسجد میں اور دو رکعت گھر جا کر پڑھو۔

اس حدیث کو امام مسلم، احمد، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٣٣. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَكْثِرُوْا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّهُ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ، حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا. قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ، إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ. وَقَالَ الْمُنَاوِيُّ: قَالَ الدَّمِيْرِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ. وَقَالَ الْعَجْلُوْنِيُّ: حَسَنٌ.

٣٣: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ذكر وفاته ودفنه ﷺ، ١/٥٢٤، الرقم: ١٦٣٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٨، الرقم: ٢٥٨٢، والمزي في تهذيب الكمال، ١٠/٢٣، الرقم: ٢٠٩٠، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٥١٥، ٤/٤٩٣، والمناوي في فيض القدير، ٢/٨٧، والعجلوني في كشف الخفاء، ١/١٩٠، الرقم: ٥٠١۔

حضرت ابو درداء ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کرو، یہ یوم مشہود (یعنی میری بارگاہ میں فرشتوں کی خصوصی حاضری کا دن) ہے، اس دن فرشتے (خصوصی طور پر کثرت سے میری بارگاہ میں) حاضر ہوتے ہیں، بے شک کوئی شخص جب بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کے فارغ ہونے تک اس کا درود مجھے پیش کر دیا جاتا ہے۔ حضرت ابو درداء ﷺ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اور (یا رسول اللہ!) آپ کے وصال کے بعد بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں وصال کے بعد بھی (اسی طرح پیش کیا جائے گا کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیائے کرام ﷺ کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔ سو اللہ ﷻ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق بھی دیا جاتا ہے۔

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام مناوی نے بیان کیا کہ امام دمیری نے فرمایا: اس کے رجال ثقات ہیں اور عجلونی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٣٤. عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَكْثِرُوْا عَلَيَّ الصَّلَاةَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُصَلِّي عَلَيَّ يَوْمَ

٣٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، باب تفسير سورة الأحزاب، ٢/٤٥٧، الرقم: ٣٥٧٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/١١٠، الرقم: ٣٠٣٠، وذكره الشوكاني في نيل الأوطار، ٣/٣٠٥۔

الْجُمُعَةِ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو، بے شک جو بھی مجھ پر جمعہ کے دن درود بھیجتا ہے اس کا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے۔

اس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٣٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ خَادِمِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ أَقْرَبَكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي كُلِّ مَوَاطِنَ أَكْثَرُكُمْ عَلَيَّ صَـلَاةً فِي الدُّنْيَا، مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ قَضَى اللّٰهُ لَهُ مِائَةَ حَاجَةٍ، سَبْعِيْنَ مِنْ حَوَائِجِ الْآخِرَةِ وَثَـلَاثِيْنَ مِنْ حَوَائِجِ

٣٥: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، فضل الجمعة، ٣/١١١، الرقم: ٣٠٣٥، وأيضًا في فضائل الأوقات، ١/٤٩٨، الرقم: ٢٧٦، وابن منده في الفوئد، ١/٨٢، الرقم: ٥٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥٤/٣٠١۔

الدُّنْيَا، ثُمَّ يُوَكِّلُ اللهُ بِذَالِكَ مَلَكًا يُدْخِلُهُ فِي قَبْرِي كَمَا يُدْخَلُ عَلَيْكُمُ الْهَدَايَا، يُخْبِرُنِي مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ بِاسْمِهٖ وَنَسَبِهٖ إِلٰى عَشِيْرَتِهٖ، فَأُثْبِتُهُ عِنْدِي فِي صَحِيْفَةٍ بَيْضَاءَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ مَنْدَه وَابْنُ عَسَاكِرَ.

حضور نبی اکرم ﷺ کے خادمِ خاص حضرت انس بن مالک ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک قیامت کے روز ہر ایک مقام پر تم میں سے سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو تم میں سے دنیا میں سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجنے والا ہوگا۔ سو جو شخص جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر سو (۱۰۰) مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرما دیتا ہے۔(ان میں سے) ستر حاجتیں آخرت کی اور تیس دنیا کی حاجتوں سے متعلق ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو وہ (تحفہ) درود اس طرح میری قبر انور میں پیش کرتا ہے جس طرح تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں اور وہ فرشتہ مجھے اس درود بھیجنے والے شخص کا نام اور اس کے خاندان کا سلسلۂ نسب بتاتا ہے۔ پس میں یہ ساری معلومات اپنے پاس ایک سفید کتاب میں محفوظ کر لیتا ہوں۔

اس حدیث کو امام بیہقی، ابن مندہ اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٣٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَعْمَالَ

٣٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٨٣، الرقم: ١٠٢٧٧، والبيهقي في شعب الإيمان ،٦/٢٢٤، الرقم: ٧٩٦٦۔

بَنِي آدَمَ تُعْرَضُ كُلَّ خَمِيْسٍ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَلَا يُقْبَلُ عَمَلُ قَاطِعِ رَحِمٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: میں نے سنا کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر جمعرات یعنی شبِ جمعہ بنی آدم کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں لیکن قطع رحمی کرنے والے کا عمل قبول نہیں کیا جاتا۔

اس حدیث کو امام احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے عذابِ قبر سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس حدیث کو امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٣٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٦٩، الرقم: ٦٥٨٢، والترمذي في الصحيح، كتاب الجنائز، باب ماجاء فيمن مات يوم الجمعة، ٣/٣٨٦، الرقم: ١٠٧٤، وذكره التبريزى فى مشكاة المصابيح، ١/٤٣١، الرقم: ١٣٦٧ـ

٣٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو يَعْلٰى.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی جمعہ کی رات کو سورۂ دخان پڑھے تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

٣٩. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّورِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے شبِ جمعہ سورۂ کہف پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کے اور خانہ کعبہ کے درمیان کو نور سے روشن فرما دیتا ہے۔ اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٣٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب فضائل القرآن ، باب ما جاء في فضل حم الدخان ١٦٣/٥ ، الرقم: ٢٨٨٩، وأبو يعلىٰ في المسند، ٩٣/١١، الرقم: ٦٢٢٤۔

٣٩: أخرجه الدارمي فى السنن، ٥٤٦/٢ ، الرقم: ٤٠٧۔

٤٠. عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ مَاتَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ أَوْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَرِيءَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ أَوْ قَالَ: وُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَكُتِبَ شَهِيْدًا. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان جمعہ کی شب یا جمعہ کے دن فوت ہوا وہ قبر کے فتنہ (منکر ونکیر کے سوالات اور عذابِ قبر) سے رہائی پا گیا؛ یا فرمایا: قبر کے فتنہ سے بچ گیا اور شہید لکھ دیا گیا۔

اس حدیث کو امام عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔

٤١. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: خَمْسُ لَيَالٍ لَا تُرَدُّ فِيْهِنَّ الدُّعَاءُ: لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَأَوَّلَ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ وَلَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلَيْلَتَي الْعِيْدَيْنِ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

حضرت ابن عمر ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعا رد نہیں ہوتی: جمعہ کی رات، رجب کی پہلی رات، نصف شعبان کی رات اور عیدین کی دونوں راتیں۔ اس حدیث کو امام عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔

٤٠: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٣/٢٦٩، الرقم: ٥٥٩٥۔

٤١: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٤/٣١٧، الرقم: ٧٩٢٧۔

مصادر التخريج

١۔ **القرآن الحکیم۔**

٢۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤۔٢٤١ھ/٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ **المسند**، مصر: مؤسسہ قرطبہ۔

٣۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔ ٨٧٠ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، ١٤٠٧ھ/ ١٩٨٧ء۔

٤۔ **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔ ١٠٦٦ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٤ء۔

٥۔ **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔ ١٠٦٦ء)۔ **شعب الإیمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

٦۔ **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔ ١٠٦٦ء)۔ **معرفۃ السنن والآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٧۔ **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔

١٠٦٦ء)۔ فضائل الأوقات۔ مکۃ المکرّمۃ، سعودی عرب: مکتبۃ المنارۃ، ١٤١٠ھ/ ١٩٨٩ء۔

٨۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (٢١٠۔ ٢٧٩ھ/ ٨٢٥۔ ٨٩٢ء) ۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث ١٩٩٨ء۔

٩۔ **ابن جارود**، ابو محمد عبد اللہ بن علی بن جارود نیشاپوری (م ٣٠٧ھ)۔ **المنتقی من السنن المسندۃ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتاب الثقافیۃ، ١٤١٨ھ/ ١٩٨٨ء۔

١٠۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١۔ ٤٠٥ھ/ ٩٣٣۔ ١٠١٤ء)۔ **المستدرك علی الصحیحین** ۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١/ ١٩٩٠۔

١١۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠۔ ٣٥٤ھ/ ٨٨٤۔ ٩٦٥ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤١٤ھ۔

١٢۔ **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن إسحاق (٢٢٣۔ ٣١١ھ/ ٨٣٨۔ ٩٢٤ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ھ/ ١٩٧٠ء۔

١٣۔ خطیب تبریزی، ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (١٤٧ھ)۔ **مشکاۃ المصابیح**۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیۃ، ١٤٢٤ھ/ ٢٠٠٣ء۔

١٤۔ **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (١٨١۔٢٥٥ھ/٧٩٧۔٨٦٩ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ۔

١٥۔ **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی (٣٠٦۔٣٨٥ھ/٩١٨۔٩٩٥ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: مکتبہ عصریہ، ١٤٣٦ھ/٢٠٠٦ء۔

١٦۔ **ابوداود**، سلیمان بن أشعث سجستانی (٢٠٢۔٢٧٥ھ/٨١٧۔٨٨٩ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

١٧۔ **ابن رجب**، زین الدین ابوالفرج عبدالرحمٰن بن شھاب الدین (٧٣٦۔٧٩٥ھ)۔ فتح الباري۔ الدمام، السعودیہ: دار ابن جوزی، ١٤٢٢ھ۔

١٨۔ **رویانی**، ابو بکر محمد بن ہارون الرویانی (٣٠٧ھ)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ١٤١٦ھ۔

١٨۔ **شافعی**، ابوعبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (١٥٠۔٢٠٤ھ/٧٦٧۔٨١٩ء)۔ المسند۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمی۔

١٩۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (١١٧٣۔١٢٥٠ھ/١٧٦٠۔١٨٣٤ء)۔ نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٩٧٣ء۔

٢٠۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان کوفی (١٥٩۔٢٣٥ھ/٧٧٦۔٨٤٩ء)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤٠٩ھ۔

٢١۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔ ٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔ ٩٧١ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ مصر، قاہرہ: مکتبۃ دارالحرمین، ١٤١٥ھ۔

٢٢۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔ ٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔ ٩٧١ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٥ھ/ ١٩٨٥ء۔

٢٣۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔ ٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔ ٩٧١ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء۔

٢٤۔ **طحاوی**، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (٢٢٩۔ ٣٢١ھ/ ٨٥٣۔ ٩٣٣ء)۔ **شرح معاني الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٢٢ھ۔

٢٥۔ **طیالسی**، ابوداود سلیمان بن داود جارود (١٣٣۔ ٢٠٤ھ/ ٧٥١۔ ٨١٩ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٢٦۔ **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦۔ ٢١١ھ/ ٧٤٤۔ ٨٢٦ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

٢٧۔ **عجلونی**، اسماعیل بن محمد الجراحي (١١٦٢ھ)۔ **کشف الخفاء**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ١٤٠٥ھ۔

۲۸۔ **عینی**، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (٧٦٢ - ٨٥٥ھ/ ١٣٦١ - ١٤٥١ء)۔ **عمدة القاري شرح صحيح البخاري**۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی۔

۲۹۔ **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (٤٩٩ـ٥٧١ھ/ ١١٠٥ـ١١٧٦ء)۔ **تاريخ مدينة دمشق** ۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٩٩٥ء۔

۳۰۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (٧٠١ـ٧٧٤ھ/ ١٣٠١ـ١٣٧٣ء)۔ **تفسير القرآن العظيم**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر ۱۴۰۱ھ۔

۳۱۔ **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (٢٠٩ـ٢٧٣ھ/ ٨٢٤ـ٨٨٧ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

۳۲۔ **مالک**، ابن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اُصبحی (٩٣ـ١٧٩ھ/ ٧١٢ـ٧٩٥ء)۔ **الموطأ**۔ مصر: دار احیاء التراث العربی۔

۳۳۔ **مزی**، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (٦٥٤ـ٧٤٢ھ/ ١٢٥٦ـ١٣٤١ء)۔ **تهذيب الكمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

۳۴۔ **مسلم**، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (٢٠٦ـ٢٦١ھ/ ٨٢١ـ٨٧٥ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۳۵۔ مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفین (۹۵۲ ۔ ۱۰۳۱ھ)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵٦ھ۔

۳٦۔ **ابن مندہ**، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (۳۱۰۔ ۳۹۵ھ/ ۹۲۲۔۱۰۰۵ء)۔ **الفوائد**۔ القاہرۃ، مصر: مکتبۃ القران۔

۳۷۔ **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔ ٦۵٦ھ/ ۱۱۸۵۔۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب والترھیب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۳۸۔ **نسائی**، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: مکتبہ المطبوعات الإسلامیہ، ۱۴۰٦ھ/ ۱۹۸٦ء۔

۳۹۔ **نسائی**، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۴۰۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۴۱۔ **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔